سید شبیر محمد

ہامان

"ہامان" نام کی دو شخصیتوں کا ذکر دو مقدس کتابوں میں ملتا ہے۔ ان میں سے قدیم تر "ہامان" کا ذکر قرآن مجید میں چھ مقامات پر آیا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ٥ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ لا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ٥ (القصص: ۴، ۵، ۶)

۲۔ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ط اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ٥ (القصص: ۸)

۳۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِیْ ج فَاَوْقِدْ لِیْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى لا وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٥ (القصص: ۳۸)

۴۔ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ٥ (العنکبوت: ۳۹)

۵۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ٥ لا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ٥ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ط وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ٥ (المومن: ۲۳، ۲۴، ۲۵)

۶۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ٥ لا

أَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ○ (المومن : ۳۶، ۳۷)

ان آیات کا ترجمہ علی الترتیب یہ ہے :

۱۔ بلاشبہ فرعون سرزمینِ (مصر) میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور وہاں کے باشندوں کو مختلف قسموں میں تقسیم کر دیا تھا، ان میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا زور گھٹا دیا تھا، وہ ان کے بیٹے کو ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ واقعی وہ بڑا مفسد تھا۔ اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جن لوگوں کا زمین (مصر) میں زور گھٹایا جا رہا تھا، ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنا دیں اور ان کو (ملک کا) مالک بنا دیں۔ اور ان کو زمین میں حکومت دیں، اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو، ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے وہ واقعات دکھلائیں، جن سے وہ بچاؤ کر رہے تھے۔

۲۔ تو فرعون کے لوگوں نے موسیٰ کو (مع صندوق کے) اٹھا لیا تاکہ وہ ان لوگوں کے لیے دشمن اور غم کا باعث بنے۔ بلاشبہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر (اس سلسلے میں) بہت خطاکار ثابت ہوئے۔

۳۔ اور فرعون نے کہا، اے اہل دربار! مجھ کو تو اپنے سوا تمھارا کوئی خدا معلوم نہیں ہوتا، اے ہامان! تم میرے لیے مٹی کی اینٹیں بنوا کر آگ میں پکواؤ، پھر میرے لیے ان اینٹوں سے ایک بلند عمارت بنواؤ، تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰ کے خدا کو دیکھوں، اور بلاشبہ میں اس (موسیٰ) کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

۴۔ اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کیا اور ان کے پاس موسیٰ کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے، لیکن انھوں نے زمین میں سرکشی کی اور (ہمارے عذاب سے) بھاگ نہ سکے۔

۵۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا، تو انھوں نے کہا کہ یہ جادوگر اور جھوٹا ہے، پھر جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے دینِ حق لے کر آیا تو انھوں نے کہا کہ ان لوگوں کے جو اس پر ایمان لاتے ہیں، بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو، اور ان کافروں کی (یہ) تدبیر بالکل ہی غلط ثابت ہوئی۔

۶۔ اور کہا فرعون نے اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بنواؤ، شاید میں آسمان پر جانے کی راہوں تک پہنچ جاؤں، پھر وہاں موسیٰ کے خدا کو دیکھوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اسی طرح فرعون

کو اپنے برے عمل خوب صورت معلوم ہوئے، اور وہ سیدھی راہ پر چلنے سے رک گیا، اور فرعون کی
ہر تدبیر کا نتیجہ تباہی کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔

اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں قرآنِ مجید کے بارے میں فرماتا ہے:

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا
مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ (حم السجدہ ، ۴۱ ، ۴۲)

اور یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے، جس میں غلط بات نہ اس کے آگے کی طرف سے آسکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے، یہ قرآن اُتارا گیا ہے، اللہ حکمت والے اور تعریف کیے گئے کی طرف سے!

ان چند مقامات کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس فرعونِ مصر کی طرف حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تھے مذکورہ ہامان اس کے اعیان و ارکانِ سلطنت میں سے مقابلتاً زیادہ با اثر، مقتدر، صاحب جاہ و حشم اور معتمد تھا۔ نیز وہ مذہبی امور میں بالخصوص فرعون کا صلاح کار تھا اور اینٹیں پکوا کر ایک فلک بوس عمارت بنوانے پر قادر تھا، اور فرعون کی طرح افواجِ قاہرہ کا سالارِ اعظم بھی تھا۔

۲۔ دوسرے ہامان کا ذکر اولڈ ٹیسٹامنٹ (Old Testament) کی کتاب آستر میں موجود ہے جس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہامان ایران کے ایک بادشاہ کا، جس کا نام اخسویرس (Ahas-uerus) تھا، وزیرِ اعلیٰ تھا۔ یہ ایرانی سلطنت کے تمام یہودیوں کی نسل کشی در پے تھا، لیکن آستر نامی یہودی حسینہ نے شاہ مذکور کو اپنے دامِ تزویر میں گرفتار کر لیا اور اس کی ملکہ بننے میں کامیاب ہوگئی۔ اس کی فسوں گری اور سازش کے نتیجے میں یہ ہامان خود مع اپنے لڑکوں کے اس اونچی پھانسی پر لٹکایا گیا جو اس نے یہودیوں کے لیے تیار کروائی تھی۔

۳۔ مصرِ قدیم کے آثار کے ماہرین اور مشہور زمانہ مورخین کی بے لاگ تحقیقات نے حال ہی میں ثابت کر دیا ہے کہ اوّل الذکر ہامان مسلم الثبوت تاریخی حیثیت کا مالک تھا۔ لیکن مستشرقین کی ایک جماعت نے جس کا سرگروہ مرشی (Marracci) تھا، اس کی تاریخی حیثیت پر ۱۶۹۸ء سے اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا، جس پر بعد میں جارج سیل (George Sale)، ڈاکٹر وہیری (Dr. Wherry)، ڈاکٹر توری (Dr. Torrey)، پروفیسر لیمنز (Prof. Lammens) انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام نے اپنے اعتراضات کی بنیاد رکھی۔ ان اعتراضات کا ماحصل یہ ہے کہ ہامان

دراصل جیسا کہ کتاب آستر میں مذکور ہے، اخسویرس نامی شاہِ ایران کا وزیر یہی تھا، لیکن حضرت محمد نے نعوذ باللہ شدید تاریخی غلطی کھا کر طویل بُعدِ زمانہ کے باوجود اسے فرعونِ موسیٰ کا وزیر بنا دیا اور بائیبل میں مذکور مینارِ بابل کے ذکر پر مبنی ایک غلط سلط کہانی بنا لی جس کے مطابق جب حضرت موسیٰ نے فرعون کو خدائے واحد و یکتا کا پیغام پہنچایا تو اس نے ہامان کو حکم دیا کہ وہ مٹی کی اینٹیں پکوا کر ایک فلک بوس عمارت تعمیر کرائے تاکہ اس پر چڑھ کر وہ آسمان پر جا کر دیکھ تو سہی کہ وہاں موسیٰ کا خدا ہے بھی؟ اگرچہ وہ اپنے دل میں موسےٰ کو ایک جھوٹا جادوگر ہی خیال کرتا تھا۔

۴۔ پروفیسر سر فلنڈرز پیٹری (Prof Sir Flinders Petrie) نے اپنی کتاب "قدیم مصر میں مذہبی زندگی" (Religious Life in ancient Egypt) کے صفحات ۲۰ اور ۲۱ پر لکھا ہے کہ آمن دیوتا کی پرستش لیبیا کے نخلستانی علاقے سے شروع ہو کر مصر اور کارنیج میں پھیلی جہاں اس کا نام آمن، ہیمن یا بعل ہامان میں تبدیل ہو گیا۔ محقق مذکور نے اپنی ایک دوسری کتاب "مصرِ قدیم کا مذہب" (The Religion of ancient Egypt) کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے کہ "تھیبز" (Thebes) میں واقع اس دیوتا کے مندر کا بڑا پجاری مینڈھے کی کھال کا لبادہ زیب تن کر کے اور سر پر مینڈھے کی کھوپڑی پہن کر ہامان کا روپ اختیار کر لیتا تھا گویا وہ اس طرح بھیس بدل کر خود آمن یا ہان کہلاتا تھا۔ سر والس بج (Sir Wallis Budge) کی کتاب "مصری مذہب" (Egyptian religion) کے صفحات ۱۰۵ تا ۱۰۶ اور پروفیسر "جاروسلاف سرنی" (Jaroslav Cerny) کی کتاب "قدیم مصری مذہب" (Ancient Egyptian religion) کے صفحات ۱۰۰ تا ۱۰۱ کے مطالعے سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ دوسرے دیوتاؤں کے پجاری اور پجارنیں خود ان دیوتاؤں کا روپ اختیار کر کے ان کا کردار ادا کیا کرتے تھے۔

۵ ل۔ پروفیسر شٹائن ڈورف (Steindorff) نے اپنی کتاب "مصرِ قدیم کا مذہب" (Religion of ancient Egypt) کے صفحات ۹۶ تا ۹۷ پر لکھا ہے کہ ہامان جس کا تشخص ہم اوپر کر چکے ہیں دیوتاؤں کی عمارت اور اہرام کی تعمیر و مرمت کا مہتمم تھا۔ دیوتا کی افواج کا سپہ سالار تھا۔ خزانے کا منصرم تھا اور اناج کے ذخائر کا بھی وہی منتظم تھا۔ علاوہ بریں ملک کے تمام دیوتاؤں کے چھوٹے بڑے پروہت

اسی کے زیرِ نگین ہوتے تھے۔ اس کی کثیر دولت و ثروت اور اثر و رسوخ کا مزید اندازہ لگانے کے لیے پروفیسر بریسٹڈ (Prof. Breasted) کی کتاب "تاریخ مصر" (A History of Egypt) کے صفحات ۲۴۴ اور ۵۲۰ اور پروفیسر سر فلنڈرز پیٹری (Sir Flinders Petrie) کی کتاب "مصر قدیم میں مذہبی زندگی" (Religious life in ancient Egypt) کے صفحات ۵۴ تا ۵۵ ملاحظہ فرمائیں۔

۵ ب۔ فرعون کو جب حضرت موسیٰ نے خدائے واحد و یکتا پر ایمان لانے کی دعوت دی تو فرعون اور اس کے اعیان و ارکان سلطنت اور قارون نے جو خود یہودی النسل تھا از راہِ استکبار ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ فرعون خود کو دیوتا سمجھتا تھا اور کوئی دو ہزار کے لگ بھگ دوسرے دیوتاؤں کو بھی مانتا تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ کی دعوت کو اپنی اور دیگر دیوتاؤں کی خدائی کے خلاف بغاوت تصور کیا۔ پروفیسر بریسٹڈ (Prof. Breasted) کی کتاب "مصر قدیم میں مذہب اور تمدن کا ارتقا" (Development of Religion and Thought in Ancient Egypt) کے صفحہ ۱۵۳ اور سر فلنڈرز پیٹری (Sir Flinders Petrie) کی کتاب "مصر قدیم میں مذہبی زندگی" (Religious life in ancient Egypt) کے صفحات ۸۴ اور ۲۰۸ و ۲۰۹ پر مذکور ہے کہ "سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھ کر دیوتاؤں سے ملنے" کا عقیدہ قدیم مصری مذہب کا ایک اہم جزو تھا۔ اس لیے فرعون نے ہامان کو جو دیوتاؤں کی عمارتیں تعمیر کروانے پر بھی مامور تھا یہ حکم دیا کہ وہ اینٹیں پکوا کر ایک فلک بوس عمارت بنوائے تاکہ اس پر چڑھ کر وہ موسیٰ کے خدا کی ٹوہ تو لگائے۔ گو اپنے دل میں پہلے سے یقین تھا کہ موسیٰ جھوٹا جادوگر ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بے شمار اسرائیلی غلام اینٹیں بنانے پر مامور تھے جس کا ذکر پروفیسر فلنڈرز پیٹری (Prof. Flinders Petrie) کی کتاب "مصر اور اسرائیل" (Egypt & Israel) کے صفحات ۳۱ تا ۳۳ پر کیا گیا ہے۔ فرعون کا متذکرہ حکم اس وقت کے مذہبی عقائد کے مطابق تھا اور اس سے تمسخر یا تعجب کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

۶۔ اب یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے معترضین کے اعتراضات کے اصل ماخذ کا یعنی کتاب آستر اور اس میں مذکور ہامان کی تاریخی حیثیت کا جائزہ لیں جسے بطور کسوٹی اختیار کر کے انھوں

نے اعتراضات کا طومار کھڑا کر دیا ہے۔ ہم قارئین کی توجہ جیوئش انسائیکلوپیڈیا (Jewish Encyclopaedia) کی جلد نمبر ۵ کے صفحات ۲۳۵ تا ۲۳۶۔ یونیورسل جیوئش انسائیکلوپیڈیا (Universal Jewish Encyclopaedia) کی جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۱۷۰ ، بائیبل کے مفسرین کی یک جلدی تفسیر (Interpeters' one volume Commentary) کے صفحات ۲۳۲ تا ۲۳۴۔ نیو بائیبل ڈکشنری (New Bible Dictionary) کے صفحہ ۳۹۴ اور انسائیکلوپیڈیا ببلیکا (Encyclopaedia Biblica) کی جلد نمبر ۲ کے کالم نمبر ۱۴۰۰ تا ۱۴۰۷ پر مرقوم موقر آرا کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ ان کے مطالعے سے یہ بلاشک و شبہ ثابت ہوتا ہے کہ کتاب آستر کی قطعاً کوئی تاریخی حیثیت نہیں۔ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ اسے ایک عشقیہ رومان سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ نیز اس کے کردار مع ہامان کے فرضی ہیں۔ کتاب آستر کو اولڈ ٹیسٹامنٹ (Old testament) میں شامل کرنے یا نہ کرنے کے مسئلے پر بھی علمائے یہود میں پہلی دو صدی عیسوی تک شدید اختلاف رہا۔ بالآخر اسے بائیبل میں شامل کرنے کا فیصلہ محض اس وجہ سے کیا گیا کہ اس کے افسانے پر یہودیوں کے مقبولِ عام اور اہم تہوار "پوریم" (Purim) کی بنیاد رکھی گئی ہے اور عوام کی رائے یہی تھی کہ اسے بائیبل کا حصہ بنایا جائے۔ چنانچہ ایسا ہو کر رہا۔ ہم قارئین کی توجہ بالخصوص اس امر کی طرف دلاتے ہیں کہ مارٹن لوتھر نے بصد حسرت و یاس یہ تک کہہ دیا تھا کہ کاش کتابِ آستر بائیبل میں شامل نہ ہوتی۔

قارئین کرام یہ ہے تاریخی حیثیت اس ہامان کی جس کو معیار بنا کر چند مستشرقین نے قرآن پاک میں مذکور ہامان کی تاریخیت کو ہدفِ تعریض و تنقیص بنایا ہے۔

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

الحاصل آج سے چودہ سو سال پیشتر ہامان کا جو ذکر وحی کے ذریعے نبی امی پر نازل ہوا، اور جو قرآن پاک میں محفوظ ہے، آج کل کے مغربی محققین کی تحقیقات نے اسے بالکل صحیح پایا ہے۔ اس ضمن میں سب سے اہم بات جو ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے وہ یہ ہے کہ وحی الٰہی کا مقصودِ اولیٰ تاریخ آموزی نہیں بلکہ ان قصص کے بیان کا اصل مقصد انسان کو بے شمار جھوٹے خداؤں کی غلامی سے آزاد کر کے فقط ایک واحد و یکتا خدا کی بندگی کی طرف راہنمائی کرنا ہے اور تذکیر و موعظت سے انسان کو حقیقی فلاح و بہبود کا راستہ دکھاتا ہے۔

استدراک

حال ہی میں چند مفسرینِ قرآن نے ہامان کی تاریخی حیثیت کے متعلق کچھ ظن و تخمین سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ تھیب (Thebes) کے آمن دیوتا کا بڑا پجاری تھا۔ قارئینِ کرام کی دلچسپی کے لیے ہم ان کے تفسیری نوٹوں کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں:

ا۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی مرحوم نے تفسیرِ ماجدی جلد پنجم کے صفحہ ۸۰۷ پر تفسیری نوٹ نمبر ۴ میں تحریر فرمایا ہے: "جس طرح ہامان کا عطف فرعون کے ساتھ یہاں اور آگے چل کر بھی آیا ہے اس سے تو قیاس یہی ہوتا ہے کہ جس طرح فرعون شخصی نام نہیں بلکہ شاہی لقب تھا۔ اسی طرح ہامان بھی کوئی سرکاری لقب ہی تھا۔ تاریخ سے اتنا تو بہرحال ثابت ہے کہ مصر کے ایک بہت بڑے دیوتا کا نام آمن (Amon) تھا۔ اس کے بڑے پجاری کے اختیارات بادشاہ سے بس کچھ ہی کم ہوتے تھے۔ عجب کیا کہ اس بڑے پجاری کا سرکاری لقب عربی تلفظ میں ہامان ہی ہو۔" اسی قیاس کا اظہار مولانا نے اپنی کتاب اعلام القرآن میں فرمایا ہے۔ البتہ انھوں نے اپنی انگریزی تفسیر میں سورۃ القصص کے نیچے نوٹ ۱۱ اور ۱۲ میں یہ تاثر دیا ہے کہ آمن دیوتا کے بڑے پجاری کا لقب ہی ہامان تھا لیکن رانسن (Rawlinson) کی کتاب مصرِ قدیم (Ancient Egypt) کے صفحہ ۲۸۹ کے مطالعے سے جس کا حوالہ دیا گیا ہے، یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

ب۔ سورۃ القصص کے تحت تفسیری نوٹ ۲۸۸ میں جو مرزا بشیر الدین محمود احمد کی زیرِ نگرانی ربوہ سے ۱۹۶۰ء میں شائع شدہ انگریزی تفسیر میں درج ہے، ایسا ہی دعویٰ کیا گیا ہے۔ اور اس دعوے کی بنیاد انھوں نے جیمز ہنری بریسٹڈ پی۔ ایچ ڈی کی کتاب "مصر کی سرگزشت" (A story of Egypt by James Henry Breasted Ph.D) پر رکھی ہے۔ ہماری تحقیقات کے مطابق پروفیسر موصوف نے اس نام کی کوئی کتاب نہیں لکھی اور اس ضمن میں ہم نے U.S Centre, Lahore کی وساطت سے شکاگو یونیورسٹی اور واشنگٹن میں واقع کانگریس کی لائبریری (Library of The Congress U.S.A) سے اپنی معلومات کی تصدیق کروائی ہے۔ نیز موجودہ خلیفہ صاحب کو جن کے زیرِ ہدایت ۱۹۶۹ء میں شائع شدہ انگریزی تفسیر میں بھی مندرجہ بالا نوٹ دہرایا گیا ہے، اپنی معلومات کے نتیجے سے آگاہ کر دیا ہے۔ انھوں نے تادمِ تحریر ہماری تحقیقات کے نتیجے پر روشنی نہیں ڈالی ــــ مذکورہ نوٹ کئی دوسری وجوہ سے بھی محلِ نظر ہے، جو ہمارے موضوع

کتابیات

1. George Sale, Translation of the Quran, (London 1825)
2. Rev. Wherry, Comprehensive Commentary on the Quran, (1896 London)
3. Professor Torrey, Jewish Foundation of Islam, (New York 1933)
4. Professor Lammens, Islam: Beliefs and Institutions, (London 1929)
5. Flinders Petrie, Religious Life in Ancient Egypt, (London 1924)
6. W.M. Flinders Petrie, The Religion of Ancient Egypt(London 1908)
7. Wallis Budge, Egyptian Religion (New York 1959)
8. Jaroslav Cerny, Ancient Egyptian Religion (London 1952)
9. Breasted, A History of Egypt (New York 1950)
10. Steindorff, The Religion of the Ancient Egyptians(New York and London 1905)
11. Interpreters' One-Volume Commentary on the Bible (London 1972)
12. The New Bible Dictionary(Leicester 1977)
13. Encyclopaedia Biblica(London 1901)